

مکتوب (۵)

(۵) وَمِنْ كِتَابِ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اشعث ابن قیس والی آذربائیجان کے نام

یہ عہدہ تمہارے لئے کوئی آرزو نہیں ہے، بلکہ وہ تمہاری گردن میں ایک امانت (کا پھندا) ہے اور تم اپنے حکمران بالا کی طرف سے حفاظت پر مامور ہو۔

تمہیں یہ حق نہیں پہنچتا کہ رعیت کے معاملہ میں جو چاہو کر گزرو۔
خبردار! کسی مضبوط دلیل کے بغیر کسی بڑے کام میں ہاتھ نہ ڈالا کرو۔
تمہارے ہاتھوں میں خدائے بزرگ و برتر کے اموال میں سے ایک مال ہے اور تم اس وقت تک اس کے خزانچی ہو جب تک میرے حوالے نہ کرو۔ بہر حال میں غالباً تمہارے لئے برا حکمران تو نہیں ہوں۔ والسلام۔

--☆☆--

-----☆☆-----

ط جب امیر المؤمنین علیؑ جنگ جمل سے فارغ ہوئے تو اشعث ابن قیس کو جو حضرت عثمان کے زمانے سے آذربائیجان کا عامل چلا آ رہا تھا تحریر فرمایا کہ وہ اپنے صوبے کا مال خراج و صدقات روانہ کرے، مگر چونکہ اسے اپنا عہدہ و منصب خطرہ میں نظر آ رہا تھا اس لئے وہ حضرت عثمان کے دوسرے عمال کی طرح اس مال کو ہضم کر جانا چاہتا تھا۔ چنانچہ اس خط کے پہنچنے کے بعد اس نے اپنے مخصوصین کو بلایا اور ان سے اس خط کا ذکر کرنے کے بعد کہا کہ مجھے اندیشہ ہے کہ یہ مال مجھ سے چھین لیا جائے گا، لہذا میرا ارادہ ہے کہ میں معاویہ کے پاس چلا جاؤں۔ جس پر ان لوگوں نے کہا کہ یہ تمہارے لئے باعث تنگ و عار ہے کہ اپنے قوم قبیلے کو چھوڑ کر معاویہ کے دامن میں پناہ لو۔ چنانچہ ان لوگوں کے کہنے سننے سے اس نے جانے کا ارادہ تو ملتوی کر دیا مگر اس مال کے دینے پر آمادہ نہ ہوا۔ جب حضرت کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپؐ نے اسے کوفہ طلب کرنے کیلئے حجر ابن عدی کنندی کو روانہ کیا جو اسے سمجھا بجا کر کوفہ لے آئے۔ یہاں پہنچنے پر اس کا سامان دیکھا گیا تو اس میں چار لاکھ درہم پائے گئے جس میں سے تیس ہزار حضرتؐ نے اسے دے دیئے اور بقیہ بیت المال میں داخل کر دیئے۔

☆☆☆☆☆